

گنج الاسرار

مُصَنَّفٌ لِّحَضْرَتِ نَوشَه گنج بخش قادری قدس سره

مرتبہ: سید شرافت نوشاہی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَأَمَّا كَذَلِكَ وَاللَّهُ يَكْفِيكَ الْكَثِيرَ الْعَلَمُكَ تَفْهَمُونَ

کنج الاسرار

التصنيف لطيف

شهرسوار میدان هویت - شاهبازاوج احدیت - مرکز و اثره توحید -
قطب فلک تجرید - زبدہ اہل بیت مصطفویہ - خلاصہ آل مرتضویہ -
سلطان العاشقین - برہان العارفین - شمس الاولیا - بدر الاصفیاء -
مقبول درگاہ رسول الثقلین - حاجی الحرمین الشریفین - شیخ الاسلام
حضرت سید حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ کنج بخش مجدد اکبر علوی

قادیسی سہیلپالوی قدس سرہ العزیز

(المتوفی ۱۰ ربيع الاول ۱۲۹۷ھ)

بہ ترتیب و تصحیح و تحشیہ

مولانا سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی سہیلپالوی مدظلہ العالی

ناشر

انجمن سادات نوشاہیہ سہیلپال شریف ڈاکخانہ محکمہ عسالیہ
ضلع گجرات (مشرقی پاکستان)

بار اول
جلد حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

۲۹۷۶۴۲

ن ۸۸ ب

۱۷۷۸۸

۷/۲

ناشر

انجمن سادات نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف ضلع گجرات

ترتیب و تصحیح ۱۳۷۳ھ

تکمیل و اضافہ حواشی ۱۳۸۳ھ

اشاعت ۱۳۸۴ھ

فی۔ جلد میکرو پیپ

- مندرجہ ذیل پتوں سے کتاب ہذا طلب فرمائیے
- (۱) مکتبہ نوشاہیہ ساہن پال شریف ڈاکخانہ ٹھٹہ عالیہ ضلع گجرات
 - (۲) مولوی شمس الدین تاجر کتب زیر مسلم مسجد لوہاری گیٹ لاہور
 - (۳) دارالاشاعت علوم اسلامیہ حسین آگاہی ملتان شہر

مطبوعہ

استقلال پریس لاہور بابت تمام ظہیر الدین پرنٹر

اتار کلی لاہور

فہرست مضامین کتاب گنج الاسرار

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۴۳	اصل مطلب	۴	پیش لفظ از پروفیسر محمد شجاع الدین
۴۴	شمس الانوار ترجمہ فارسی گنج الاسرار	۸	مختصر حالات حضرت نوشہ صاحب
۴۶	آغاز ترجمہ	۱۰	اولاد
۵۲	خاتمہ	۱۰	تصنیف
۵۳	قطعہ تاریخ از میر درد کا کوری	۱۳	مقدمہ از مرتب کتاب ہذا
۵۴	قطعہ تاریخ از سید خوشیہ علی مہر تقوی	۱۵	رسالہ گنج الاسرار
۵۵	سادات نوشاہیہ کی غیر مطبوعہ	۱۷	ہندی زبان اختیار کرنے کی وجہ
۵۸	سید شرافت کی غیر مطبوعہ	۱۹	رسالہ کے اسماء میں اختلاف
۵۸	تاریخ کی کتابیں	۲۱	رسالہ کا صحت انتساب
۵۸	مناقب کی کتابیں	۲۶	رسالہ کے اشعار کی تعداد میں اختلاف
۵۹	تصوف کی کتابیں	۲۶	رسالہ کی شروح
۵۹	اوراد و عملیات کی کتابیں	۲۷	رسالہ کی تکمیل و ترتیب
۵۹	شرعی مسائل کی کتابیں	۳۰	گنج الاسرار
۵۹	سفر ناموں کی کتابیں	۴۲	فارسی اشعار
۶۰	مکتوبات کی کتابیں	۴۳	لفظی ترجمہ
۶۰	مناظرہ کی کتابیں	۴۳	اصطلاحی ترجمہ

پیش لفظ

از جناب پروفیسر محمد شجاع الدین صاحب صدر شعبہ تاریخ ویاں سنگھ کالج لاہور
اللہ جزائے خیر دے جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری کو جن کی کوشش اور ہمت سے
بہت سلیس اور تاریخی کام سرانجام پا رہا ہے چند روز گزرے۔ وہ تین چار مرتبہ غریب خانہ
پہ اور کالج تشریف لائے۔ مگر مجھ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ دو ایک بار تو سلالہ خانوادہ نوشاہیہ
صاحبزادہ سید شرافت نوشاہی بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ جن کی خاندانی عظمت اور تاریخی اہمیت
کے پیش نظر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُن کا غریب خانہ پہ آنا میری انتہائی خوش قسمتی تھی۔ ان حضرات
کی تشریف آوری کا مقصد ”گنج الاسرار“ کے لئے پیش لفظ حاصل کرنا تھا۔

حضرت نوشہ گنج بخش مغلیہ دور کے اُن مقتدر مشائخ میں سے تھے۔ جن کی مساعی
جمیلہ سے ہزاروں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے ان کا تعلق سلسلہ قادریہ سے تھا۔
اور حضرت شاہ سلیمان نوری بھلوالی آپ کے مرشد طریقت تھے شاہجہان کے عہد
میں آپ بتاریخ آٹھ ربیع الاول ۱۰۹۷ھ میں فوت ہوئے۔ بمقام ساہن پال شریف
(ضلع گجرات) آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و علم ہے۔

پنجاب کے عوام پر سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کا بے حد اثر ہے۔ اور جا بجا اس سلسلہ
کی خالقاہیں موجود ہیں۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ عصر حاضر میں نوشاہیہ سلسلہ عام طور
پر بے علم اور یا کم علم و بیہاٹی عوام کا سلسلہ خیال کیا جاتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اکثر
نوشاہی حضرات یا تو بالکل سادہ وضع قطع کے لوگ ہیں اور یا ان کا حلقہ اثر ان پڑھ عوام

تک محدود ہے۔ یہ عمومی تاثر حقیقت حال کے برعکس ہے۔ اسلامی تصوف کے دیگر سلسلوں کی طرح سلسلہ نوشاہیہ بھی ارباب علم و فضل پر مشتمل تھا۔ دور زوال میں جہاں دیگر سلسلوں کے متوسلین جہالت و پسماندگی کا شکار ہوئے وہاں یہ صورت حال نوشاہیوں کو بھی پیش آئی۔ وگرنہ اس سلسلے کے بزرگ بھی احکام شریعت کی متابعت میں کسی سے پیچھے نہ تھے۔

نوشاہی سلسلہ سے لوگوں کی بیگانگی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مشائخ سلسلہ کی تصانیف ابھی تک حلقہ طبع سے آراستہ نہیں ہوئیں۔ اور نہ ان کی علمی اور روحانی مساعی کا لوگوں کو کما حقہ علم ہے۔ خوش قسمتی سے صاحبزادہ سید شرافت نوشاہی کے پاس نوشاہی ادب کا بیش بہا اور نایاب مجموعہ ہے۔ اگر یہ تمام کتابیں چھپ جائیں۔ یا ارباب تاریخ و تحقیق کو ان سے استفادہ کا موقع ملے تو بہت سے تاریخی حقائق پر وہ خفا سے باہر آ سکتے ہیں۔ اور ہماری ثقافتی تاریخ کے بہت سے پہلو بے نقاب ہو سکتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ نوشاہی سلسلہ کی تاریخ بے حد دلچسپ ہونے کے علاوہ بہت سی ضروری معلومات کی حامل ہے۔ اور مشائخ سلسلہ کی علمی، ادبی، روحانی، اور تبلیغی مساعی ہماری قومی تاریخ کا ورخشاں باب ہیں۔ اور ان بزرگوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ ان کا منظر عام پر آنا بے حد ضروری ہے۔ چند برس گذرے جناب اللہ رکھا عباسی امرتسری مرحوم کے پاس شیخ پیر کمال نوشاہی لاہوریؒ کی کتاب ”تحایف قدسیہ“ کا قلمی نسخہ دیکھا تھا۔ اس کتاب کو معاصر تاریخ اور ثقافت کے مطالعہ کے لئے میں نے بے حد مفید پایا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس نوع کی تمام کتب شائع ہو جائیں۔ یہ امر میرے لئے باعث عزت ہے۔ کہ آج حضرت ایشہ گنج بخش قدس سرہ کے رسالہ ”کنج الاسرار“ کا تعارف کر رہا ہوں۔

سرزمین پاکستان و ہند پر اسلام کا نیر رخشاں طلوع ہوا۔ تو مسلمان حاکموں تلجول
سیاحوں، عالموں، درویشوں، اور مقامی باشندوں میں تبادولہ خیالات کے لئے۔ ایک
مشترکہ زبان کی ضرورت پیش آئی۔ یہ زبان جو ہندو پاکستان اور ترکی، عربی، فارسی وغیرہ
بیرونی زبانوں کے امتزاج سے عالم وجود میں آئی۔ اور دورِ اسلامیہ میں پروان چڑھی۔
اردو کے نام سے موسوم ہوئی۔ حافظ محمود شیرانی کے قول کے مطابق یہ زبان بزرگوں
کے اُسی حصے میں عالم وجود میں آئی۔ جو آج مغربی پاکستان میں شامل ہے۔ ڈاکٹر مولوی
عبدالحق مرحوم شاہد ہیں کہ صوفیائے کرام نے اردو کی نشوونما میں نمایاں حصہ لیا۔ اور
اسے اپنی تبلیغی مساعی کا ذریعہ بنایا۔

پنجاب کے مشائخ میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے بھی اس مشترکہ زبان میں اظہار خیال
فرمایا۔ رسالہ گنج الامراء اسی زبان میں ہے۔ اس رسالہ کا مطالعہ جہاں ہمیں حضرت
نوشہ صاحبؒ کے صوفیانہ خیالات سے آگاہ کرتا ہے۔ وہاں ہمیں اُس دور کی اردو سے
بھی متعارف کراتا ہے۔ اس عبارت میں ہندی الفاظ و اصطلاحات کی کثرت ہے۔
اور یہ اصطلاحات وہی ہیں جو اُس زمانہ کے ہندو مذہبی رہنماؤں (جن میں سکھ گورو
بھی شامل ہیں) کے ہاں بھی مستعمل تھیں۔ عوام میں پرچار کے لئے ان کا استعمال
ناگزیر تھا۔ حضرت نوشہ صاحبؒ جیسے عوامی درویشوں ہی کی مساعی کا نتیجہ ہے کہ
مغربی پاکستان کے عوام کی اکثریت حلقہ اسلام میں آگئی۔ نوشہ ہی سلسلہ کی یہ تاریخی
خدمت کبھی نہیں جھلائی جاسکتی۔ پنجاب میں مغلیہ حکومت کے انتشار اور سکھوں
کے عروج کے دور میں لاکھوں مسلمان (اور بالخصوص دیہاتی عوام اس سلسلہ کے
مشائخ سے وابستگی کے سبب سکھ مذہب قبول کرنے سے محفوظ رہے۔ میں اس

کتابچہ کی اشاعت پر مگر می شرافت پناہ صاحبزادہ سید شریف احمد کو مبارک باد دیتا ہوں۔

خدا کرے کہ نوشاہی بزرگوں کی تمام قابل قدر کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو جائیں۔
اس طرف سرکاری اور نیم سرکاری اشاعتی اداروں کو بھی توجہ کرنی چاہیے اور قدیم بزرگوں کی غیر مطبوعہ تصانیف کی اشاعت کا انتظام کرنا چاہئے۔

محمد شجاع الدین
پروفیسر دیال سنگھ کالج
لاہور

مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۳ء

مختصر حالات

قطب الاقطاب شیخ الاسلام حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز

آپ کے آباؤ اجداد میں سے سید عون قطب شاہ علوی قادری چھٹی صدی ہجری کے اوائل میں تبلیغ اسلام کے واسطے بغداد شریف سے ہندوستان میں آئے۔ اور اپنے انفاس متبرکہ کے برکات سے۔ قوم بھٹی۔ وینس۔ منج۔ کھوکھر۔ چمان وغیرہ راجپوتوں کو حلقہ اسلام میں داخل کیا۔ مرآۃ سکندری ص ۲۹۷ میں ہے۔
”صلاح آثار تقویٰ شہار سید قطب قادری از بغداد آمدہ بووند“

آپ کی ولادت یکم رمضان ۹۵۹ھ بمقام گھکانوالی ضلع گجرات میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار حضرت سید حاجی علاؤ الدین حسین علویؒ سے پائی۔ پھر حضرت حافظ قائم الدین قاریؒ گساکن جاگوتارٹاں سے چندے علم حاصل کیا۔ خواب میں ملائکہ کی زیارت ہوئی۔ تو ان کی توجہ سے علم ظاہری و باطنی منکشف ہو گیا۔ چند ماہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ آپ کی بیعت طریقت سلسلہ قادریہ میں حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالیؒ سے تھی۔ تین ماہ حالت جذب و سکر میں رہے۔ پھر حالت صحو و سلوک میں آئے۔ ہزاروں مخلوق کو اپنے فیض روحانی سے سیراب کیا۔

لے میران قطبی۔ انساب الاقوام ۱۲ ص ۱۱ مناقبات نوشاہیہ از سید عمر بخش رسولنگریؒ ص ۱۳ تذکرہ نوشاہیہ از

سید حافظ محمد ربانیؒ ص ۱۲ خزینۃ الصغیر از مفتی غلام سرور لاہوریؒ ص ۱۲ کتر الرحمت از مولوی محمد اشرف فاروقیؒ ص ۱۱

آپ نے اسلامی تبلیغ کو بذاتِ خود۔ اور اپنے خلیفوں کے ذریعہ خوب انجام دیا۔ کشمیر۔
قندھار۔ کابل۔ ہندوستان۔ سندھ۔ وغیرہ میں اپنے خلیفے بھیجے۔ جنہوں نے دن رات
کی انتھک کوششوں سے یہ فرائض ادا کئے۔ اور لاکھوں کفار آپ کی سعی مبارک سے
اسلام کے حلقہ بگوش ہوئے۔

آپ سے سلسلہ نوشاہیہ جاری ہوا۔ آپ کی وفات ہشتم ربیع الاول ۱۱۷۷ھ
میں شاہجہان بادشاہ کے عہد میں ہوئی۔ آپ کا روضہ اقدس۔ دریائے چناب کے
شمالی کنارہ پر بمقام ساہنپال شریف ضلع گجرات۔ زیارت گاہ خلانق ہے۔ ہر سال ماہ
ہاڑ کی دوسری جمعرات کو عرس مبارک ہوتا ہے۔

آپ نے مالک عرب و عجم کی سیر بھی فرمائی۔ کتاب چہار بہار سے آپ کی مسافرت و
سیاحت کا پتہ چلتا ہے۔ مشائخ وقت کی ملاقات سے سرفراز ہوئے۔ لاہور میں شیخ
عبدالوہاب متقی قادری شاذلیؒ اور سندھ میں شیخ فہدی عرف میاں ماجھی سہروردیؒ۔ اور

۱۔ رسالہ الاعجاز۔ از مرزا احمد بیگ لاہوریؒ تحائف قدسیہ از شیخ پیر کمال لاہوریؒ ۱۲۔ ۱۳ خطبات گارہاں دہاسی
میں دو لاکھ کفار کو مسلمان کرنے کا ثبوت ملتا ہے ۱۴۔ ۱۵ مرزا عبدالستار بیگ ہسرامی نے تذکرۃ الورصلین میں۔ اور
مرزا احمد اختر کیرانوی نے تذکرۃ الفقرا میں۔ اور مولوی قلندر علی لاہوری نے الفقر فخری میں لکھا ہے کہ سلسلہ نوشاہیہ خوجہ
فضیل کابلی سے شروع ہوا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ خواجہ فضیل۔ بانی سلسلہ حضرت نوشہ صاحب رح کے مرید تھے۔ لکھ لطائف گل شاہی
سید گل محمد بن سید عصمتؒ اور نوشاہیؒ ۱۲۔ روضۃ الزکیہ۔ از سید عاقل الہی بخش بن سید نور اللہ نوشاہیؒ ۱۲

۱۔ نواب الشاقب از علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کتباہی ۱۲۔ ۱۳ تشریف الفقرا از فقیر غلامی الدین بخاری لاہوری مورت خاندان۔

فقیر صاحبان لاہور بہ سید شرافت

مصر میں شیخ علقادیؒ وغیرہ کی ملاقاتیں کیں۔ اور باہمی افادے۔ استفادے ہوئے۔ مصر میں ایک مسجد میں معتکف رہے۔ وہیں حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔

سیر و سیاحت کے دوران میں سات مرتبہ حرمین الشریفین کی زیارت اور شرف حج سے مشرف ہوئے۔

اولاد آپ کے دو فرزند ارجمند تھے :

اولے :- حضرت مولانا سید حافظ محمد بر خوردار صاحب بحر العشق زندہ دل (متوفی ۱۵ اربعہ ۱۰۹۳ھ) جو آپ کے ولیعہد خلافت تھے۔ اور آپ کے بعد انتیس سال تک سجادہ ہدایت پر رونق افروز رہ کر بیشتر مخلوق کو اپنے فیض و رشد سے نوازا۔ آج تک منصب سجادگی آپ کی اولاد امجاد میں چلا آتا ہے۔

دوئم :- حضرت مولانا سید محمد ہاشم صاحب دریادل (متوفی ۲۲ ربی الحجہ ۱۰۹۲ھ) یہ بھی فقہ و حدیث و طب میں یکتائے زمانہ تھے۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

تصنیف

حضرت نوشہ صاحب رحم نے علم توحید و تصوف اور ارتقائے روحانیت کی جو خدمت

۱۴ چار بہار۔ مجموعہ ملفوظات حضرت نوشہ صاحب ۱۲۱ھ ہفتاد اولیا از شاء شریف احمد مراد سہروردی ۱۲۱ھ

۱۵ رسالہ احمد بیگ۔ کترالرحمت ۱۲۱ھ شرافت :

کی ہے۔ وہ اہل تاریخ سے پوشیدہ نہیں۔ آپ کی زبان مبارک سے رسائل ذیل موجود ہیں :

(۱) رسالہ گنج الاسرار۔ ہندی منظوم۔ سالکانِ طریقت کے واسطے اس میں اشغال و اذکار بیان فرمائے ہیں۔ یہ طبع کر کے تدریساً یقین کیا گیا ہے :

(۲) چہار بہار فارسی۔ یہ کتاب متفرق مسودات سے اقتباس کر کے ^{۱۹}۱۹۱۹ء میں شیخ محمد ہاشم المعروف ہاشم شاہ بن حاجی محمد شریف قادری نوشاہی تھریالویؒ نے بطور سوال و جواب مرتب کی ہے۔ سائل حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی (متوفی ۱۹۱۹ء) ہیں۔ اور مجیب حضرت نوشاہ علیجاہؒ ہیں۔ توحید و معرفت کا بے بہا خزانہ ہے۔ اس کا ترجمہ بنام خزائن الاسرار میں نے اردو میں کر دیا ہے :

(۳) ذخائر الجواہر فی یصائر الزواہر۔ المعروف ارشادات نوشاہیہ آپ کے حالات اور واقعات زندگی سے استنباط کر کے پانچ سو چالیس ارشادات میں نے اردو زبان میں جمع کئے ہیں :

(۴) کلمات طیبات۔ المعروف ملفوظات نوشاہیہ۔ فارسی۔ تاریخی کتابوں سے انتخاب کر کے آپ کے ایک ہزار کلمات و نصائح کو بہ ترتیب حروف تہجی میں نے اصل عبارت میں مرتب کیا ہے :

اس کا ترجمہ اردو زبان میں بنام جواہرات میں نے کر دیا ہے۔ لیکن اس میں حروف تہجی کا التزام نہیں رہا۔

اسے اس تعداد کو میں نے اس لئے ملحوظ رکھا ہے۔ کہ قرآن مجید کے رکوعات پانچ سو چالیس ہیں۔ ان کی تعداد و شمار کا اتباع ہو جائے ۱۲ شرافت ۔

(۵) جواہر مکنون: کتاب چہار بہار کے خاتمہ پر کچھ سوال و جواب اختصاراً لکھے ہیں۔ ان کو میں نے ترجمہ کر دیا ہے۔ یہ ترجمہ ایک بار ماہنامہ نوشا ہی لاہور میں چھپ چکا ہے۔ یہ ایک نوسو سوال و جواب ہیں؟

(۶) لطائف الاشارات۔ اس میں آپ کے چالیس ارشادات میں نے اردو میں لکھے ہیں؟

—————) (—————

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ
أَجْمَعِينَ .

مقدمہ

بنی نوع انسان کی تخلیق کا اصلی مقصد عبادت اور معرفت الہی کا حصول ہے۔
وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون (نہیں پیدا کیا میں نے جنوں اور انسانوں کو مگر
اپنی عبادت کرنے کے لئے) اور آفاق و انفس میں اُس کے نشانات کو ملاحظہ کر کے
حقیقۃ الحقائق تک رسائی حاصل کرنا ہے۔ ستر یہ صراحتاً تنافہ الافاق و فی
الفسرہم حتی یسین لہم انہ الحق (ہم دکھائیں گے ان کو اپنی نشانیاں
جہاں میں۔ اور ان کی جانوں میں یہاں تک کہ ان کے لئے حق ظاہر ہو جائے) اور حجابات
کثرت کو چاک کر کے وحدت کی طرف رجوع کرنا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
(ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف پھرنے والے ہیں۔) اور وہم غیریت کو دور کر کے
احدیت سے لو لگانا ہے۔ (قل هو اللہ احد۔ اللہ اقصیٰ) کہہ دو وہ اللہ ایک ہے
جسے تینا ہے) اور اپنی فانی ہستی کو مٹا کر ذات باقی سے قائم ہونا ہے۔ کل منہ علیہا فانہ
و یبقی وجہ ربک ذوالجلال واکرام (ہر ایک چیز فنا ہونے والی ہے۔ صرف ایک
ذات عظمت و بزرگی والے کی باقی رہ جائے گی) اور تمام موجودات کو ہلاک و معدوم سمجھتے
ہوئے محض ذات برتہ کو موجود مانتا ہے۔ کل شیء ہالک الا وجہہ (سوائے اُس

ایک ذات کے سب چیز ہلاک و معدوم ہے) :

انبیائے کرام اور اولیائے عظام اسی مقصد کے لئے دنیا میں تشریف لاتے
ہے۔ کہ لوگوں کو ان کی پیدائش کی غرض و غایت سے آگاہ فرمائیں۔ اور خدا تعالیٰ
کی طرف رہنمائی کریں۔ اور ان کو ایسے ذرائع بتائیں۔ جن سے وہ اصل الاصول کی
طرف راہ پاسکیں۔ ہذا صراط علی مستقیم (یہ میرا راستہ سیدھا ہے)
جس طرح لوگوں کی طبائع مختلف ہیں۔ اسی طرح ان کے موصل الی اللہ ہونے کے
ذرائع مختلف ہیں۔ والذین جاہدوا فینا لنمہدینہم سبلنا (جنہوں نے
ہمارے لئے مجاہدے کئے۔ ان کو ہم اپنی طرف کئی راستے دکھا دیتے ہیں۔) اس سے
راستوں کا بکثرت ہونا پایا جاتا ہے۔ بلکہ صوفیہ کرام نے فرمایا ہے الطرق الی اللہ
بعد و انفاص الخلائق (خدا کی طرف اس قدر راستے ہیں۔ جس قدر تمام مخلوقات کے
اشخاص ہیں۔ بقول دیگر جس قدر تمام مخلوقات کے شانس ہیں)

منجملہ طرق الی اللہ کے دو راستے اقرب الطرق اور اسہل السبل ہیں :

اول۔ طریق جذب و اجتبا۔ اللہ یحبیبی الیہ من یشاء (اللہ اپنی طرف چن لیتا
ہے جس کو چاہتا ہے) اس کو اس طائفہ علیہ کی اصطلاح میں۔ راہ اصطفا۔ اور راہ
نامسلوک بھی کہتے ہیں۔ یہ پیغمبروں، اور مجبوروں و مرادوں کی راہ ہے۔ اس میں ریاضت
و مجاہدہ شرط نہیں۔ یہ محض فضل ربی سے حاصل ہوتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرتا ہے) یہ راستہ لاکھوں میں
سے کسی کو نصیب ہوتا ہے جیسے غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور
حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ وغیرہم :

راوم۔ طریق سلوک = انی ذاہب الی ربی سیہدینے (میں اپنے پروردگار کی طرف چل کر جانے والا ہوں وہ میری رہنمائی کرے گا) اس کو راہ انانیت بھی کہتے ہیں۔ یہ عاشقوں، عابدوں، مریدوں کی راہ ہے۔ اس میں توبہ و ریاضت و مجاہدہ شرط ہے۔ اکثر اولیاء اللہ اسی راستے سے واصل باہر ہوئے ہیں۔

بہر کیف اولیاء اللہ نے تبلیغی خدمات کو انجام دیتے ہوئے طالبان حق کے لئے ایسے دستور العمل بنائے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر خدا کا وصول حاصل ہو سکے۔

رسالہ گنج الاسرار

اسی مقصد کی اشاعت کے واسطے گیارہویں صدی ہجری کے ایک جلیل القدر رہنما اور اسلامی تصوف کے عظیم القدر مقتدا، سلالہ اہل بیت اطہار، خلاصہ آل رسول مختار قطب الاعظم، غوث الاعظم، فرزند مرتضیٰ، جگر گوشہ مصطفیٰ، نائب ذات قادریہ، امام سلسلہ نوشاہیہ، شیخ الاسلام حضرت سید حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر قادری قدس سرہ العزیز نے ایک مختصر رسالہ لکھا جس میں طالبان صادق اور عاشقانِ واثق کے لئے اذکار و اشغال کے طریقے بیان فرمائے۔ یہ ظاہر ہے کہ حسب ارشاد نبوی من احب شیا اکثر ذکر (جو شخص کسی چیز کی محبت رکھے۔ اس کا ذکر بہت کرتا ہے) کثرت ذکر از دیا و محبت الہی کا باعث ہے۔ اور ذکر سے ہی ذکر اور ملکہ اور کے درمیان سے حجاب اٹھ جاتا ہے۔ اس رسالہ کا نام گنج الاسرار ہے۔

اس میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے اذکار و اشغال و عبادت و ریاضت کے مختلف طریقے بیان فرمائے ہیں۔ یہ فطری تقاضا ہے کہ اگر انسان ایک ہی کام کرتا رہے تو اس

۱۔ اگرچہ یہ نام عربی قواعد کے لحاظ سے صحیح نہیں مگر چونکہ قدیم نسخوں میں اسی طرح لکھا ہے۔ اس لئے اس کو بہر حال لکھا ہے۔ ۲۔ شرافت

کی طبیعت اکتا جاتی ہے۔ دوسرا کام کرنے کو جی چاہتا ہے۔ ایک ہی قسم کی غذا کھائے تو طبیعت دوسری قسم کی غذا طلب کرتی ہے۔ سب کھاتے اس کی عنصری زندگی کے واسطے مفید و لذیذ ہوتے ہیں۔ اسی طرح انسان کی روحانی غذا کے واسطے اس طائفہ کے مجتہدوں نے مختلف قسم کے اذکار و افکار تیار کئے ہیں۔ تاکہ بحکم فا ذکر و اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبہ (اللہ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے) طاب ہر ایک حالت میں ذکر کر سکے۔ خواہ کوئی ذکر کرے۔ اس کا مقصد فوت نہ ہو۔ اور بحکم کل جدید لذیذ زہری چیز لذت والی ہوتی ہے، ہر ایک ذکر میں نئی لذت پائے اور فا ذکر و اللہ کثیراً لعلکم تفلحون اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تاکہ فلاح پاؤں کی تکمیل بخوبی کر سکے۔ اور اس کے عشق حقیقی میں اضافہ ہو۔ اور بحکم فا ذکر و اللہ (تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کرتا ہوں) محبوب لایزال سے وصول کا انعام پاکر منعم علیہ گروہ میں شامل ہو۔ اُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالطَّاهِرِينَ (یہ لوگ ان کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام کیا ہے۔ یعنی پیغمبروں، صدیقیوں، شہیدوں اور نیکو کاروں میں) اور دنیا میں پاک زندگی گزرے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوَةً طَيِّبَةً (جو مومن مردوں اور عورتوں سے نیک عمل کرے۔ اس کو ہم پاک زندگی سے زندہ رکھتے ہیں) اور اپنی عمر راہ خدا میں صرف کر کے شہدائے حق میں شمار ہو۔ وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَمْوَاتٌ وَلٰكِن كَلِمَاتُكَ تَحْيَوْنَ (جو خدا کی راہ میں شہید ہوں۔ ان کو مردہ مت کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم سمجھ نہیں سکتے۔) جو شخص اس راہ سے بے خبر رہا۔

فَقَدْ خَسِرْنَا كُنَّا مُبِينًا (بیشک اس نے بڑا خسارہ پایا) اور جو شخص اس راہ پر چل کر
شاہد حقیقی سے واصل ہوا۔ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (بیشک اس نے بڑی کامیابی
حاصل کی)

ہندی زبان اختیار کرنے کی وجہ

حضرت نوشہ صاحب نے اس رسالہ میں ہندی زبان کو اختیار کیا ہے جس کی
وجہ یہ ہے کہ عربی اور فارسی میں اذکار و اشغال کی کئی کتابیں مثل و لائل الخیرات
تیسیر الشاغلین اور ارشاد الطالبین وغیرہ کے مشائخ عظام نے لکھیں۔ مگر اس ملک کی
اصلی مادری زبان کی طرف اکثر بزرگوں نے بہت کم توجہ فرمائی۔ حالانکہ انبیاء علیہم السلام
جس ملک میں مبعوث ہوتے رہے۔ اسی ملک کی زبان میں تبلیغ فرماتے رہے تاکہ
لوگ اچھی طرح سمجھ سکیں۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمٍ لِّیُبَیِّنَ لَهُمْ
(اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر قوم کی زبان پر تاکہ ان کو خوب سمجھا سکے) اس
لئے ضرورت تھی کہ اس دیار کے طالبان حق کو ان کی زبان میں طریقہ سلوک تصوف
سمجھایا جائے۔ چنانچہ بعض اولیاء اللہ نے اس مقصد کو مد نظر رکھ کر ہندی زبان
میں ترویج طریقہ سلوک کی سعی فرمائی۔ اور اسلامی احکام و نسلخ و ہدایات کو ان کی
زبان میں سمجھانے کی کوشش کی۔ مثلاً

(۱) خواجہ فرید الدین مستود گنج شکر ابودھنی رحم (متوفی ۶۶۶ھ)

(۲) امیر خسرو دہلوی رحم (متوفی ۷۴۱ھ)

(۳) شاہ میراں جی شمس العشاق رحم (متوفی ۸۵۵ھ) مولانا رسالہ خوشنویس

(۳) شیخ بہاوالدین باجن رحم (متوفی ۹۱۲ھ)

(۵) قاضی محمود مجراتی رحم (متوفی ۹۲۰ھ)

(۶) شیخ عبدالقدوس گنگوہی المتخلص بہ الکھداس (متوفی ۹۲۵ھ)

(۷) بابا نانک (متوفی ۹۵۳ھ) مصنف جپ جی

ایسا ہی حضور پر نور رحم نے یہ رسالہ گنج الاسرار ہندی زبان میں لکھا۔ بلکہ آپ کے معاصرین میں سے کئی بزرگوں نے اس زبان کو اپنی طبع کا جولا نگاہ بنایا۔ اور تصوف، ادب، فقہ میں بہت کچھ تحریر کیا۔ چنانچہ

(۱) شاہ علی جی گام دھنی مجراتی رحم (متوفی ۱۳۱۳ھ) ارحمادی الاول ۹۷۳ھ

(۲) شاہ خوب محمد چشتی رحم مصنف شفی خوب ترنگ سال تصنیف ۹۸۶ھ

(۳) شیخ برہان الدین خانم رحم (متوفی ۹۹۰ھ)

(۴) شیخ حسین قادری لاہوری رحم (متوفی ۱۰۱۸ھ) مصنف کافی ہا

(۵) محمد ثقی قطب شاہ رحم (متوفی ۱۰۳۸ھ)

(۶) شیخ پیر محمد سلون رحم (متوفی ۱۰۴۸ھ)

(۷) مولوی عبداللہ المتخلص بہ عبدی ابن محمد مصنف کتب فقہ حنفی الواع وغیرہ۔

(۸) شیخ عثمان بن شیخ حسن مصنف کتاب فقہ حنفی اولی۔

(۹) شیخ بہاوالدین برناوی خاتم السالکین رحم وغیرہ

آپ کے بعد تو کئی موفیوں نے اس مسلک کو اختیار کیا اور اس زبان میں اسلامی

تعلیمی خدمات انجام دیں۔ ان میں سے حضرات ذیل زیادہ تر مشہور و معروف ہیں۔

(۱) شیخ جنید مونا فی چشتی رحم (متوفی ۱۰۷۸ھ)

- (۱) قاضی خوشی محمد نوشاہی مفتی کنجاہ (متوفی ۱۰۸۸ھ)
- (۲) میراں سید محمد سعید المعروف شاہ بھیکھہ چشتی صابریؒ (متوفی ۱۱۳۱ھ)
- (۳) محمد شاہ بادشاہ دہلی رح (متوفی ۱۱۶۱ھ) مصنف باراں ماہ
- (۴) میر سید بلھے شاہ قادری شطاری قصوری رح (متوفی ۱۱۶۱ھ) مصنف کافی ہا
- (۵) سید غلام قادر شاہ قادری بٹالویؒ (متوفی ۵ ربیع الثانی ۱۱۶۱ھ) مصنف
- رمز العشق -

- (۶) قاضی علی حیدر چشتی نظامی رح (متوفی ۱۱۹۱ھ) مصنف ایات -
- (۷) مولانا شیخ فقیر اللہ نوشاہی برقنداری بکیریانی رح مصنف مثنوی ستر کنون سال
- تصنیف ۱۲۰۰ھ -

رسالہ کے اسماء میں اختلاف

اس رسالہ کے ناموں میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ حضورؐ اس کا خود کوئی نام تجویز نہیں کیا۔ محض سالکوں کے لئے ایک دستوار العمل بیان کر کے رسالہ کو ختم کر دیا۔ متاخرین صوفیوں میں سے جن بزرگوں نے اس کو پڑھا۔ اس کے مضامین کی مناسبت سے خود ہی کوئی نام رکھ دیا۔ جن بزرگوں نے اپنی کتابوں میں یہ اشعار لکھے ہیں۔ اور جو کچھ ان کا نام درج کیا ہے۔ وہ تاریخاً یہاں لکھا جاتا ہے۔

- (۱) بیان اشغال :- کتاب لطائف گل شاہی - از سید گل محمد بن سید شاہ
- عصمت اللہ بخرواری ساہنپالوی رح (متوفی ۱۲۰۰ھ) سال تصنیف ۱۱۵۰ھ

اس میں اٹھارہ اشعار ہیں۔

(۲) گنج الشیخار :- کلید گنج الاسرار - از خلیفہ محمد ابراہیم نوشاہی برقندازی جالندہری۔

سال تصنیف ۱۲۷۳ھ

گنج الشیخار :- شرح انوار العاشقین - از سید غلام نبی بن سید وارث علیشاہ

نوشاہی برقندازی جالندہری۔

(۳) رمز العشق :- نسخہ مکتوبہ مولوی علم الدین ساکن چک بیلول ضلع گوجرانوالہ

سال کتابت ۱۲۸۰ھ اس میں ۵۷ اشعار ہیں۔

(۴) گیان لہرا :- آب حیا فی از سید عمر بخش بر خورداری رسول نگری (متوفی

۱۳۱۵ھ) سال تصنیف ۱۲۸۰ھ

گیان لہر بخشیش گدا - از سید عمر بخش مذکور۔

گیان لہر کشول نوشاہیہ - از سعائیں منظر محمد عباسی ساکن نہرانوالہ۔

ضلع منٹگمری - سال تصنیف ۱۳۵۰ھ اس میں ۳۴ اشعار ہیں۔

(۵) رمز العباد :- قرابادین چشتی - از مولوی خواجہ عمر الدین طالب چشتی

نظامی گروہ شکرئی۔

رمز العباد :- زمزمہ نوشاہی - از قاضی غلام جیلانی قادری ساکن دڑوہ۔

سال تصنیف ۱۳۳۵ھ - اس میں ۱۸۷ اشعار ہیں۔

رمز العباد :- گلزار نوشاہی - از مولوی محمد حیات قادری نوشاہی شرقپوری

سال تصنیف ۱۳۳۵ھ - اس میں ۳۴ اشعار ہیں۔

(۶) واحد نامہ :- مجموعہ وظائف قادری نوشاہی - از سائیں فتح علیخان

نوشاہی ساکن راولپنڈی۔ سال طباعت ۱۳۳۳ھ۔ اس میں ۶۳ اشعار ہیں۔
 (۴) کلام الملوک :- سبیل سبیل۔ از مولوی مقبول محمد نوشاہی مجذبی جہلاوی؟
 سال تصنیف ۱۳۴۲ھ۔ اس میں ۲۹ اشعار ہیں۔
 ان کے سوا بعض تحریرات میں اس رسالہ کا نام، وحدت نامہ، بیان تصوف
 نسخہ طریقت، راہ سلوک بھی پایا جاتا ہے۔ مگر نفس مضمون سب کا یہی اشعار ہیں۔
 یہ اسماء کا اختلاف کچھ مضر نہیں۔ بلکہ کثرت اسماء فضیلت مسہبی پر ولایت کرتا
 ہے جیسے قرآن مجید اور سورہ فاتحہ کے اسماء والقباب احادیث میں بکثرت بیان ہوئے
 ہیں۔ جو ان کی فضیلت کا ثبوت ہیں۔

رسالہ کا صحت انتساب

جو کتابیں حضرت نوشہ صاحب کے حالات اور مقامات میں مورخین نے لکھی
 ہیں۔ جیسے

(۱) مقامات حاجی بادشاہ :- المعروف رسالہ الاعجاز۔ از مرزا احمد بیگ
 لاہوری ۲ سال تصنیف ۱۱۰۰ھ

(۲) شواقب المناقب :- از علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی ۲ سال تصنیف ۱۱۲۶ھ

(۳) تذکرہ نوشاہیہ :- از مولانا سید عاقل محمد حیات ربانی نوشاہی ساہنپالی
 سال تصنیف ۱۲۹۹ھ

(۴) تحائف قدسیہ :- از شیخ پیر کمال لاہوری ۲ سال تصنیف ۱۱۸۶ھ

(۵) کنز الرحمت :- از مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی منجری ۲ سال تصنیف

۲۲۰ الہ وغیرہ۔

ان میں آپ کی کسی تصنیف کا ذکر نہیں کیا۔ اس لئے عام خیال ہو سکتا ہے کہ آپ کی کوئی تصنیف نہ ہوگی۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک تذکرہ نگار سیرت کے ہر پہلو پر کچھ لکھے۔ کسی چیز کا عدم ذکر اسکے عدم وجود کا مستلزم نہیں۔ چنانچہ ان کتابوں میں آپ کے ارشادات و ملفوظات کا بھی کوئی عنوان نظر نہیں آتا۔ تو کیا اس سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ کبھی آپ نے کچھ ارشاد نہ فرمایا ہوگا۔ حالانکہ شیخ ہاشم شاہ بن شیخ حاجی محمد شریف تھریالوی نے ۲۱۷ھ میں ملفوظات نوشاہ عالیجاہ پر ایک مستقل کتاب بنام چہار بہار فارسی میں لکھی۔ اسی طرح آپ کی تصانیف کا حال ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کسی کتاب کا کسی کی تصنیف سے ہونا دو وجہ سے ثابت ہو سکتا ہے۔

- (۱) اول یہ کہ مصنف خود دعویٰ کرے کہ یہ میری تصنیف ہے۔
- (۲) دوم یہ کہ اکابر اہل علم و تحقیق اس کو کسی کی طرف منسوب کریں۔ رسالہ گنج الامرار دو نو وجہ سے آپ کا کلام ثابت ہوتا ہے۔

(۱)

خود حضور انور۔ رسالہ کے خاتمہ پر اپنا نام اس طرح لکھتے ہیں۔
 یہ سالک عابد کے کام نوشہ ظاہر کئے تمام

(۲)

اکابر صوفیائے کرام عموماً۔ اور خاندان قادریہ نوشاہیہ کے بزرگ خصوصاً

بتواتر اس رسالہ کو حضرت نوشہ صاحب سے منسوب کرتے آئے ہیں۔
اور اپنی کتابوں میں اس کے حوالے دیتے آئے ہیں۔ چنانچہ چند ایک کے نام لکھے
جاتے ہیں۔

(۱) حضرت سید بہادر شاہ قادری رحم نے کتاب مجمع الاسرار (سال تصنیف
۱۲۲۹ھ) میں لکھا ہے۔

”قول حاجی نوشہ گنج بخش قدس سرہ

ع اللہ اللہ اتنا کہو اللہ رہے اور آپ نہ ہو

(۲) حضرت خلیفہ محمد ابراہیم انصاری قادری نوشاہی برقدازی جاندھری رحم
نے کتاب کلید گنج الاسرار میں اس کو حضور کی تصنیف بیان کیا ہے۔

(۳) حضرت سید عمر بخش نوشاہی برخورداری رسولنگری رحم نے کتاب آب حیات میں
لکھا ہے۔

”حضرت پیر نوشہ صاحب میفرماید۔

نوشہ صاحب ایوں فرمایا گیان ہسر کتابے آیا !

کا ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ اللہ ساوھے من سون اُسد م سب پچھ چھاٹے

ایسی ضرب اللہ کی لافے جو خطرہ ہے سب جھڑھاوے

اللہ اللہ اتنا کہے آپ نہ رہے تے اللہ رہے

(۴) حضرت مصنف موصوف نے کتاب بخشیش گنا میں لکھا ہے۔

”حضرت نوشہ صاحب رحم۔ حضرت پاک رحمان و حضرت سپہار صاحب و

حضرت سید محمد صالح راویہم مجلس را فرمودند در تصنیف کتاب گیان لہر۔

لا الہ الا اللہ سادھے من سوں اُسدم سب کچھ چھاٹے
ایسی ضرب اللہ کی لاوے جو خطرہ ہے سب بھڑ جاوے
اللہ اللہ اتنا کہے آپ نہ رہے تے اللہ ہے
ایسا راز اللہ کو کہے آپ بیچ سوں جاتا رہے

(۵) حضرت مولانا سید غلام نبی قادری نوشاہی برقدرازی جالندھری رحمہ اللہ
انوار العاشقین ص ۳ پر لکھتے ہیں۔

”حضرت جناب پیر و مرشد نوشہ گنج بخش قدس سرہ اپنے رسالہ گنج الاسرار میں
فقط نفی و اثبات کو تین ہزار یا ایک ہزار فرمایا ہے۔“

(۶) سید صاحب موصوف آگے پھر لکھتے ہیں۔

”شغل کثیر الاسرار حضرت پیر و مرشد دین و دنیا حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ
علیہ اپنی گنج الاسرار میں ارشاد فرماتے ہیں۔“

تیسو کلمہ چوداں حرف جیوں سورج پگلاوے برف

(۷) اس کے بعد آپ فرماتے ہیں۔

”اللہ اللہ ایسا کہے آپ بیچ سوں جاتا رہے“

(۸) مولوی خواجہ عمر الدین طالب حشتی نظامی گلشن شری رح نے کتاب قرا باورین حشتی
میں کماؤ کثیر الاسرار کے ضمن میں لکھا ہے۔

”حضرت حاجی نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ انہی شغل اشارہ در رسالہ
خود ہزار العباد فرمودہ۔“

تیس کلمے اور چوداں حرف جیوں سورج پگلاوے برف

(۹) مولوی محمد اعظم قادری نوشاہی برقندازی میرو والی نے کتاب مصباح نورانی میں لکھا ہے۔

”حضرت سید الاولیاء۔ اصفی الاصفیاء۔ پیر نوشہ گنج بخش صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں۔“

”یہ تپ ساوھے تھوڑا تھوڑا تپ دوڑاوے عرش پر گھوڑا“
(۱۰) مولوی صاحب موصوف نے کتاب العصیدۃ الیوسفیہ نقاری القصیدۃ الغوثیہ میں لکھا ہے۔

”امام العاشقین، قطب الاولیاء حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ۔
انس باللہ اور وحشت عن الغیر یعنی بقا حاصل کرنے کا طریق یوں فرماتے ہیں۔
”اللہ اللہ اتنا کہے آپ نہ کہتے اور اللہ کہتے۔“
(۱۱) اس رسالہ کے ایک قلمی نسخہ پر کاتب کا دستخط ان اشعار میں ہے۔

”رمزا بعشق رسالہ جان
جو کو پڑھسی ایہ رسالہ
لکھن والا فقیر غلام
میرا پیر ہے حسن غلام
حضرت نوشہ کیا بیان !
دین دنی و حج ہووے سو کھالہ
علم الدین ہے اس کا نام
عرض میری پہنچے صبح شام
تمام شد رسالہ رمزا بعشق از حضرت نوشہ گنج بخش با تمام رسید بدست
خط فقیر علم الدین ولد سیان کرم دین موضع چک بہلول (شمارہ ۲۸۷)“
ان کے علاوہ بھی مختلف تحریروں میں اس رسالہ کو حضرت نوشہ صاحب کا

کلام لکھا ہے۔

رسالہ کے اشعار کی تعداد میں اختلاف

رسالہ ہذا کے اشعار کی تعداد میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے اختلاف اسماء کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ اختلاف اضطراب فی المتن کی قسم سے نہیں بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی کو مکمل نسخہ نہیں ملا بزرگوں کی زبان سے جس قدر اشعار کسی کو دستیاب ہوئے۔ وہ تبرکاً اپنی اپنی کتابوں میں درج کر دیئے۔ اور اس کا مضمون کے لحاظ سے کوئی نام رکھ دیا۔

رسالہ کی شرح

(۱) حضرت خلیفہ محمد ابراہیم بن خان جہاں انصاری قادری نوشاہی برقندازی جالندھری رحم نے ۱۲۷۴ھ بنام کلید گنج الاسرار فارسی زبان میں اس کی بہت عمدہ شرح لکھی۔ اشغال وادراہ کی وضاحت۔ اور حقائق و معارف کا بیان نہایت پسندیدہ ہے۔ وجہ تالیف یہ لکھتے ہیں کہ میرے پیر و شہنشاہ حافظ عبدالوہاب نوشاہی رحم مجھ کو فرماتے تھے کہ رسالہ گنج الاسرار کی شرح لکھو۔ میں اپنی بے بضاعتی علم کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو طال دیتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں حضرت شاہ عبدالغفور جالندھری رحم کے روضہ میں حاضر ہوا ہوں۔ وہاں حضرت نوشہ گنج بخش رحم تشریف فرما ہیں۔ میری طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں۔

۱۔ جو فراوسے تجھ کوں پیر اس پر چلیں تو ہو فقیر
چنانچہ میں نے حضور کے ارشاد کے مطابق یہ شرح لکھ دی۔

۲۔ اس رسالہ کے ایک شعر کی شرح مولانا سید غلام نبی برقندازی جالندھری نے اپنی کتاب شرح انوار العاشقین میں عمدہ لکھی ہے۔
اسی شرح کو مولوی خواجہ عمر الدین چشتی گڑھ شنگری رح نے کتاب
قربا دین چشتی میں کما د کثیر الامرار کے ضمن میں نقل کیا ہے۔

۳۔ حاجی آغا میر احمد صدیقی قادری نوشاہی پشاور رح نے بھی میری
فرمائش پر اس کے چند اشعار کی شرح لکھی تھی۔ لیکن اس کو مکمل نہ کر سکے تھے
کہ وفات ہو گئی۔

۴۔ سائیں منظر محمد نوشاہی ساکن نہرا نوالہ ضلع منٹگمری نے کشلول نوشاہیہ
میں رسالہ کے بعض اشعار کی توضیح کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ چنداں
صحیح اور مفید نہیں۔

رسالہ کی تکمیل و ترتیب

میں نے نہایت جستجو کے ساتھ خاندان کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔
اور بزرگان نوشاہیہ کے قلمی بیاضوں کو ملاحظہ کیا۔ اور کافی تلاش و جستجو سے
ان سب اشعار کو متفرق تحریروں سے جمع کر کے یہ جامع اور مکمل نسخہ گنج الامرار
مرتب کیا ہے۔ اس کا ماخذ یہ نسخے ہیں۔ حروف ابجدی سے ان کے اشارے
مقرر کر دیئے ہیں۔

الف - لطائف گل شاہی -

ب - نسخہ مکتوبہ مولوی علم الدین بہلولی رح -

ج - زمزمہ نوشتاہی -

د - مجموعہ وظایف قادری نوشتاہی -

ه - سبیل سبیل -

و - گلزار نوشتاہی -

ز - کشکول نوشتاہیہ -

ان میں سے میں نے نسخہ الف اور ج کو اصل قرار دیا ہے۔ اور باقی سب نسخوں کے اختلاف حروف اشارہ کے ساتھ حاشیہ پر درج کر دیئے ہیں۔ ان کے علاوہ اگر کسی کتاب یا مخطوطہ سے کوئی اختلاف لکھا ہے۔ تو اس کتاب کا اصل نام لکھ دیا ہے۔ تاکہ مطالعہ کرنے والوں کو سب نسخوں کے الفاظ سے آگاہی ہو جائے۔

بعض مشکل الفاظ کے ترجمے بھی حاشیہ پر دیئے ہیں۔ رسالہ کے اختتام پر فارسی کے دو شعر جو آپ کی زبان سے ہیں۔ وہ بھی بمعہ ترجمہ لکھ دیئے ہیں۔ خداوند کریم مجھ ناچیز کو قیامت کے روز بزرگان دین کے ظل عاطفت میں جگہ دے۔

یارب بولی و قطب ہر چشمہ نور

زیرِ عِلم حاجی نوشہ معشور

یارب یہ نبی شافع یوم نشور

چوں سایہ من خاک نشین راگرواں

سید شرافت نوشاہی
عفا اللہ عنہ

ساہنپال شریف - ضلع گجرات
سوموار - ۲۴ صفر ۱۳۸۳ھ

ف۔۔ میں اپنے محترم دوست جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا نہایت
ممنون ہوں جنہوں نے کتابیں بیہا کرنے اور اس کی تصحیح میں میری کافی امداد
فرمائی ہے۔ جزاء اللہ عنا خیر الجزاء

شرافت
اروڑ الحجہ ۱۳۸۳ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گنج الاسرار

حس ذات کا اللہ ناو ل
کم ایک سے تین ہزار
اتنے ہوں جس کے ناو ل
ظاہر و سے عالم کجا
حق ہے باقی عالم فانی
وحدت نوں توں کر تحقیق
ایس مکان کون پہنچن مشکل
بہت ریاضت محنت طاعت
فضل خدا کا از تو فوق
تب پہنچے اس راہ سعادت
طاعت اوہ جو پیر فرماوے

اس کا تجھے بتاؤں تھاؤں
اتنے نام و صرے کرتار
کیونکر چھپتا اس کا تھاؤں
کیونکر چھپتا صاحب سچا
فانی کی ناں رہی نشانی
اس کون من سوں کر تصدیق
سخت راہ ہے وورے منزل
دل حاضر رکھے ہر ساعت
جب سالک کوں ہووے رفیق
علم موافق کرے عبادت
اپنا کیا کچھ کام نہ آوے

لے کہ یہ مصرعہ اس طرح ہے۔ او سے دے میں سارے تھاؤں ۱۲

مت نام ۱۲ سے جبکہ ۱۲ سے خداوند تعالیٰ للہ دل ۱۲۔

تر کھل کے سنگ آنکھ لگاوے
 تر کھل کے تم دو گھر جانوں
 طرف محسوسہ رکھے دھیان
 شانس کرن جھٹک پتیاں
 شغل محسوسہ آر نصیرا
 نوک ناک پر نظر لگاوے
 شغل فوارہ میرے میتا
 منہ سے شعلہ باہر آنے
 پنج گنج آر باراں جہان
 دل میں اپنے دیوا و صا
 چار بھانت یہ بارش جان

جو پھل چاہے سوئی پاوے
 محسوسہ آر نصیرا مانوں
 کوئی ویلے شغل پچپان
 ایس عمل کار کھ دھیان
 پلک نہ جھٹکے اس میں میرا
 عالم نظر سراب جیوں آوے
 جتنا ہووے اتنا کیتا
 عین نور ذات پہ جانے
 سن اے طالب سکھ سنجان
 روم روم اس جوت چتار
 ایک میں ایک لطیف پچپان

لے تب، یہ مصرع اس طرح ہے تر کھیاں لنگ سنگ ہے ۴ اد تر کھی ۲ ایک ۵، مانگے سو پھل پاوے ۱۲ اور جو
 لکھ گئے ۲، نہ، جو کھ مانگے ۱۲، سو لے ۲، نہ سو کچھ ۲، ایک ۲، ب رکھ ۱۲، ب، یہ مصرع اس طرح ہے
 وجد اوس پر عمل اوہ سلطان جہان ۱۲، نسخہ سائیں رمضان سیا کوئی میں اس طرح ہے ۱۲، نسخہ تر کھی شغل پچپان ۱۲
 یہ شعر نسخہ سائیں رمضان سیا کوئی میں ہے ۲، ایک ۲، تب اور ۱۲، تب چکے اوہ سمیرا ۱۲، ۵، تبنا اور ۱۲
 تلہ تب رہے ملے تب، اس خمس خوب پچا ۱۲، ایک ۱۲، تبنا ایک ایک ۱۲۔

۱۲ دونو اہروں کے درمیان نظر طرکاتا۔ قاب تو سین مراد شغل محمد ۱۲

۱۲ خیالی دینا ۱۲، بال بال میں نور کا تصور کرنا ۱۲

۱۲ عسکرہ بینی پر نظر لگانا ۱۲

۱۲ چار قسم یا چاروں طرف ۱۲

شغل غوطہ ہے بہت غریب
 تاں توں ہوویں مرو کمال
 شغل درشن کا ہو متصور
 اس کی بینوں سیندھی آئی
 کشف فرقان بھی نال بتایا
 اپنے گھر سے ہو جا پارا
 گوڑی اس کا کر معنجاو
 سمندر نور میں بوند بپا رہیں
 جگ جگ جوت ارناز نیسا
 روشن سادھ سیدھا ہو چھے
 برزخ کہتے اس کوں عالم

شغل غوطہ ہے بہت غریب
 صور عسکریہ کرتوں خیال
 شغل جامع اور شغل مدو
 شغل غل پھر کرتوں بھائی
 کشف قبور رک شغل سنایا
 جسم فنا کرتوں یارا
 مبدا معاو کو کرتوں یاد
 وھیان بگا من بھیترو صاریں
 اوہاں بیٹھ کر کرے نماز
 فجر تک ایسا ہی رہے
 ذکر سنگہ پایہ کرے مداہم

۱۔ بت، صور علم و ۱۲۔ سنگہ بت، اور شغل محمودہ ۱۲۔ سنگہ بت، میں یہ صریحاً مطر ہے۔
 ۲۔ شغل درینہ ہو مقصودہ، سنگہ یہ شہر صرف نسخہ سائیں رمضان سیکوٹی میں ہے ۱۲۔ سنگہ د، و، کے ۱۲۔
 ۳۔ و، تر، پڑھے ۱۲۔ سنگہ بت، اوہ ۱۲۔ د، تم، اور ۱۲۔ و، ہے ۱۲۔ سنگہ د، کرے نیاز ۱۳۔ سنگہ بت،
 د، ہو ۱۲۔ سنگہ د، رہیئے ۱۳۔ سنگہ د، سیدھا بیٹھے۔ سنگہ د، ذکر ثلاثہ ۱۲۔ و، تر، ذکر صفایا ۱۲۔ سنگہ د، کو ۱۲۔
 و، تر، کا ۱۲۔ سنگہ و، تر، نام ۱۳۔

۴۔ اعیان ثابتہ ۱۲۔ سنگہ شغل جمال ۱۲۔ سنگہ انکشاف، الہام، سوچہ پانا ۱۲۔ سنگہ تصور ۱۲۔
 ۵۔ نور علی نور ۱۲۔ سنگہ شعلہ نور ۱۲۔ سنگہ مریخ بیٹھنا ۱۲۔ سید شرافت۔

ذکر ثلاثہ مغزِ بے مول
 اسمِ اعظم بہہ پیچھے پڑھے
 تیس کے ارجوداں حرف
 اس میں ظاہر کیونکر کہے
 سر جاوے سرسبز جاوے
 حجرِ ہودے تو پڑھے نماز
 ایسا باز اللہ کوں کہے

۱۔ ت، مخرکام، وا، مغزی ۱۲، وا، تر، مغزی ۱۲، ت، کھڑکھڑ ۱۳، وا، تر، پردہ کھول کر پھول ۱۲، ت، تر،
اسم ۱۲، ت، بیٹھ ۱۲، وا، بھی ۱۲، ت، سجھ ۱۲، ت، تو بہ ۱۲، وا، تب گو میدان سے کھڑے ۱۲، ت، ت،
وا، تر، ساغر ۱۲، ت، سمجھوں ۱۲، وا، کج ۱۲، تر، سچ ۱۲، ت، پھرے ۱۲، ت، تین ۱۲، وا، تین سو
۱۲، تر، تین سو ۱۲۔ شرح انوار العاشقین میں ہے تیسو کلمہ ۱۲، ت، وا، تر، کلمہ ۱۲، ت، تر، اور ۱۲
ت، وا، سونچ چوں ۱۲، تر، سورج جو ۱۲، ت، بھنگیا دے ۱۲، ت، یہ مصرعہ اس طرح ہے "اس مجید
کون ظاہر کرے، ۱۲، ت، تر، سوں ۱۲، ت، وا، تر، کہے ۱۲، ت، اور ۱۲، وا، تر، تے ۱۲، ت، جرے ۱۲
وا، تر، تے ۱۲، ت، ت، وا، تے ۱۲، تر، اور ۱۲، ت، ت، تاں اوہ ۱۲، ت، ت، تر، تو اللہ ۱۲۔
ت، ت، وا، تر، کو ۱۲، ت، یہ مصرعہ اس طرح ہے "اوہاں بیٹھ کر کرے ناز ۱۲، ت، وا، تے ۱۲، وا
تاں ۱۲، ت، یہ مصرعہ اس طرح ہے "سنت فضل تال نیاز ۱۲، ت، وا، فرض کرے ۱۲، ت، وا، ایسی ۱۲
شرح انوار العاشقین میں یہ مصرعہ اس طرح ہے "اللہ اللہ ایسا کہے ۱۲، ت، کو ۱۲، وا، سوں ۱۲، وا، تر، کا ۱۲، ت، د
کیسے ۱۲، ت، خواب ۱۲، وا، جو آپ ۱۲، ت، موں ۱۲، اوسیں ۱۲، وا، تر، سے ۱۲، ت، جیتا ۱۲، ت، وا، ہیے ۱۲
مے کشتی ۱۲، ت، مقطعات فرقانی ۱۲۔ سے حروف نورانی ۱۲۔

حاضر ہو کر غائب ہووے
عارف دیکھو ایسا ہوا
اویاں بیٹھ کر کرے سلام
ایسی من کی مورت لگاوے
تکھیں موندھ کر دل پڑا رکھے
پھرتاں دیکھے عرش رحمان
اللہ اللہ اتنا کہے

خوب طرح یہ انبرست چکھ
 تقدیم تاخیر میں ناں ہو غافل
 ستگور با بچہ یہ سوچھ نہ پاوے
 اردو برو کوں خوب چھپاوے
 بن مانس سٹیں مانس کیناں
 سروپ روپ جس منہ دکھایا
 بھرم دوٹی کا مارن ہاری
 تاں میں جھیت محبت پایا
 خمار اس کے نے بیخود کیتا
 تر چھپے تو عارف جان
 جو یہ نہجست مجھ کوں دینی
 جان اپنی نوں گھول گھاواں

آکھے پیر جو دل پر رکھ
 غرض میری ہے بیان شواغل
 لیکن سمجھ نہ گور بن آوے
 عارف کامل راہ بتلاوے
 مجھ کوں مرشد شاہ سلیمان
 دھن دھن پھاگ میں مرشد پایا
 سنگت گور سٹیں میں بلہاری
 ستگور پورے راہ بتایا
 لب سیں یار کی میں مدھ پیتا
 اس سیں اظہر کیا بیان
 غوث الاعظم کر یا کینی
 نام اٹکے میں صدقے جاواں

۱۲ تہ، امرت ۱۲ تہ، بتایا ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، چھپایا ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ
 ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کینا ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ
 ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ
 ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ

۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ
 ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ
 ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ
 ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ، کو ۱۲ تہ

اس کا اسم ہے اسم خدا
 پاک نہایت لاکھ درود
 کیا ہو اس کی صفت ادا
 آل اتے اصحاب شہود
 یہ سالک عابد کے کام
 نوشتہ ظاہر کئے تمام
 م

لے تھاپر ۱۲ لے تھاء رسول ۱۲ -

نوشہ ظاہر کیا تمام	لے نسخہ ب = یہ سالک عابد کا کام
حاجی محمد کہے تمام	ج = " "
نوشہ صاحب کہیا تمام	د = " "
حاجی محمد کیا تمام	ھ = طالب صادق کا یہ کام
" "	و = رمزا عباد ہی اس کا نام
نوشہ حاجی کہے تمام	و = " "
نوشہ صاحب کے کام	نہا = یہ صادق عابد کے کام

عہ ۱۲ ارباب توحید شہودی ۱۲ -

لیم ایڈر سٹڈن ری

۱۹۸

لاکھ ۳

فارسی اشعار

یہ دو شعر حضور کی زبان پاک سے ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا سید گل محمد بن سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی
برخوداری (متوفی ۱۱۷۱ھ) اپنی کتاب لطائف گل شاہی میں لکھتے ہیں۔
”رباعی از زبان حضرت نوشہ صاحب“

۲۔ حضرت مولانا سید حافظ آہلی بخش مظہر حق بن سید حافظ نور اللہ
فرشتہ صفات نوشاہی برخوداری (متوفی ۱۲۵۳ھ) اپنی کتاب روضۃ الزکیۃ
فی حقائق العلمیہ میں لکھتے ہیں۔

”رباعی از حضرت نوشہ حاجی گنج بخش کہ بوقت جوش واستفراغ فرمودہ۔“

”مناوی ست در کوچہ میفروش کمر امروز در صحر کہ یابند ہوش
گریبان نش گیرند و دامن کشند کشاکش بدیوان مستان برند“
لطائف گل شاہی میں چوتھا مصرعہ اس طرح ہے۔
”کشاکش سوئے کوئے مستان برند“

۳۔ وزن شعر پیدا کرنے کے لئے نون کو غنۃ استعمال کیا ہے۔ اساتذہ کے نزدیک یہ جائز ہے جیسا کہ

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ واقعہ معراج میں لفظ و امانش میں لائے ہیں۔

۴۔ عالم نراں نور بود ستینز دست بزن جامی و دامنش گیر ۱۲ سید شرافت۔

لفظی ترجمہ :-

شراب پیچنے والے کی گلی میں مٹا دی ہو رہی ہے کہ آج جس کسی میں ہوش پائیں۔ اُس کا گریبان پکڑیں۔ اور دامن کھینچنے کھینچتے مستوں کے دربار میں لے جائیں۔

اصطلاحی ترجمہ :-

میفروش سے مراد مرشد کامل۔ ہوشمند سے مراد سالک۔ مست سے مراد مجذوب مطلق موجد حقیقی۔

حاصل مطلب :-

مرشد کو تین ساتی مینخانہ وحدت کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ اے عارفانِ تام المعرفت جس سالک میں غیر اللہ کا شعور باقی ہو۔ اور وہ شہود کو منزل مقصود سمجھ بیٹھا ہو۔ اس کو طریق جذب و اجتہاد کے ذریعہ مخمورانِ توحید کے زمرہ میں داخل کرو۔ کہ اُس میں غیریت کی بونہ رہے۔ اور وہ مجذوب مطلق ہو کر وحدت وجود کا دم بھرے۔

هو الله الذي لا اله الا هو -

وصلی اللہ تعالیٰ علی رسول خیر خلق محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

برحمتک یا ارحم الراحمین ۛ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شمس الانوار شرفاء گنج الاسرار

(از سید شرافت نوشاهی)

بنام ذاتِ آلِ خلاقِ میمون	منزه شان اواز چون و نیچون
رحیم و مالک و رب و غفور است	شنا و حمد مراد را ضرور است
و گزینعت امام المصلین است	محمد رحمتہ للعالمین است
محمد باعث ایجاد عالم	محمد نازش اولاد آدم
محمد افتخار خاک و افلاک	محمد تاجدار ملک و لولاک
محمد خاتم پیغمبران است	محمد جان جان اہل جهان است
محمد قبلہ اہل ولایت	محمد کعبہ راہ ہدایت
محمد قبضہ گاہ اہل عرفان	محمد کعبہ ارواح ایمان
شفیع عاصیان در روز محشر	کہ ذلتش سر بسر نور است یکسر
سلام حق بود بر آل و اصحاب	بجملہ اولیا اختیار و اقطاب
وزان پس گوشت اے صاحبِ باز	کہ این نسخہ مکمل ہست اعجاز
بنام رمز عشق و گنج اسرار	کہ دروے شد بیان شغل افکار

نہ تصنیف مقدس غوث عالم
 نہ ہے آل قدوہ سادات علوی
 جمال عارقان رقادر یہ
 ہمیں سر حلقہ ارباب توحید
 کہ فالتش گنج بخش دو جہاں ست
 ثریا تاثر اے فقر شعیان ست
 باوج معرفت شہباز افخم
 چو بود ایں نسخہ عالی مرغوب
 ارادہ کروم از راہ شرافت
 چو اہل ذوق و شوق اورا بخوانند
 بفضل حق نمودم ترجمہ خوب
 نہاد م نام اورا شمس انوار
 شرافت خاکپائے پیر نوشہ
 بخوابد از خدا ایمان نوشہ

آغاز ترجمہ

بنام آنکہ نامش ہست اللہ
یکے کم اسم اواز سہ ہزار ست
پہر تنکو این قدر مشہور باشد
چو ظاہرے نامد عالم خام
جہاں فانی و ذات حق بقاہست
بکن ہر حال وحدت را تو تحقیق
بریں منزل رسیدن سخت مشکل
کند محنت ریاضت ہم اطاعت
شو و چوں فضل و توفیق خداوند
رسد بر درجہ راہ سعادت
عبادت آل بود کو شیخ گوید
دوا آنست کو بخشد حکیم
کلام حق بدیاں خوردن ووائے
ہمہ اذکار ہم افکار و افعال
حروف پاک و کلمات عظامی
کہ بہر مردمان درکار باشند

مقام او بلویم با تو واللہ
کہ اسمائے صفات کردگارست
چگونہ جائے اوستور باشد
چرا پوشیدہ باشد ذات فرجام
نشان جملہ عالم بس فناہست
ز قلب خود بکن این را تصدیق
رہے صعبت ہم دورست منزل
چھوڑ قلب دار و جملہ ساعت
رفیق سالک محبوب و لبند
کند حسب علوم خود عبادت
ہمہ کارے ز خود ضائع بخوید
علاج خود نیاید از سقمی
کند تسلیم کو داند شفا ئے
وظائف و رد جملہ نیک اعمال
ز آیات و ز اسمائے گرامی
بدنیاؤ بدیں ہم یار باشند

بقرآن مجید میں جملہ موجود
 چہ دانی تو کہ کارِ من کدام است
 کدامی شغل ہم ذکرش چگون است
 توئی اعلیٰ تر ازین رہ خبر نیست
 تو اسرارِ ہوتیت خوب بشناس
 اگر خواہی ز نور ذاتِ میرنگ
 ہر آل چیزے کہ گوئد با تو پیرے
 ز بہر حق تعالیٰ ہم ہمیبہ
 ہر آنچہ مر ترا لازم شعور است
 بخیز و نصف شب چوں مرد سالک
 ز بعدش ہم بیاں لے مرد وانا
 تہجد را گذارد بانیانے
 دو رکعت چوں بخواند از نوافل
 بگوئد لا الہ الا اللہ
 ز ضرب اسم اللہ میں جنیں از
 ز تیغ لا الہ گیرے جاں
 ز جارب کمال لا الہ گیر
 بیاں اسم رسول اللہ بگوئد
 ہزار از ورد او یا سہ ہزار است

زار شادات حق امرے ست محمود
 کدامی آیت و اسمش کدام است
 کدامی غسل ہم او کار چوں است
 ترا تمسین کردہ از خیر و شر نیست
 زول تسلیم کن این نکتہ الماس
 جمال شیخ را دیدن کن آہنگ
 اگر سالک شوی باشی فقیرے
 نوشتہم نسخہ ہذا معنبر
 بگفتن راز او ما را ضرورت
 چہا را اطراف را او گشت مالک
 سلاح مرد مومن آل وضو را
 بقلب حاضر و ہم جاں گدائے
 بند کرو فکر کرد و خوب است غل
 زول ہر چیز را بگذار و اللہ
 بیفتد جملہ خطرات از ہمیں راز
 بیدان جہاں او را بگرداں
 غبار غیر حق را دور کن تیر
 ز مرشد راز باطن را بگوئد
 ز ذکر کلمہ ضعیب شمار است

کند هر کس وظیفه بست و چار الف
 طریق و ردا و بشناسد از پیر
 ز تلقینے که مرشد میکند فاش
 ز ذکر غیب بشنوائے عزیزے
 هر آنکو ذکر ارفع میکند ساز
 ز خمس و هم ترکمی شغل میدان
 ز دو سوراخ بینی با در انوش
 بدار آنکا نوبت خانه شاه
 بداند هر که از اخبار انحد
 ہمیں انحد بدار سلطان اذکار
 بدار هر لحظه انحد را اثاثه
 زیرا شغال این اعمال بس خوب
 بتدریج این طریقہ و ردا اندم
 کند معکوس دیدہ ہائے سر را
 بہمراہ ترکمی چشم تا بد
 ترکمی را تو دو خسانہ بدانی
 نگاہ خود سوئے محمود دارو

شود خائف ز ذاتش مرگ با حلف
 نیاید رسم او در سلک تحریر
 چو مایہ در میان آب خوش باش
 خدا کار تو ساز و با تمیزے
 نجات از حق بیاید صاحب از
 ہر آنکو گشت عامل ہست سلطان
 بہر وہ در دماغے سوئے حق کوش
 شنوائے گو شہائے خود تو اے ماہ
 ز در گاہ خدا اسرار انحد
 ہمیں انحد و لے را ہست مردار
 عیاں کردیم اشغال ثلاثہ
 ز سلطان فی جاں سلطان محبوب
 دو اند اسب خود بر عرش اعظم
 میان ابرواں دار و نظر را
 ہر آل ثمرے کہ خواہد باز یابد
 ز محمود و نصیر شغل خوانی
 ازیں کہ وقت خود شود دارو

مع الف بمعنی ہزار یعنی بست و چہار ہزار مرتبہ وظیفہ کلمہ طیبہ کند ۱۲

به پاس انفاس دم بار بر آری
 درین اشغال محسوس و نصیر
 نظر بر پره بینی بداد
 کنی از شغل فوآده برادر
 بروں آری تو شعله از دہانے
 بدانی پنج گنج و دواژده را
 بقلب خود چراغ نور افروز
 چهار اقسام این باران رافت
 ازین باشغل غوطه پس غریبست
 خیال صور عسلیہ بکن زود
 ز شغل جامع و شغل مدور
 و گراں شغل غل کن اے برادر
 و گراں شغلها کشف القبورست
 ہمہ اوصاف بشریت فنا ساز
 تا علی ذکر ما بعد معاوست
 تصور کن بدل این ذکر را نیز
 ہما نیلے نشستہ کن نمازے
 ہمیں طورے شود مشغول تا فجر
 کند این ذکر سہ پایہ مدا می

خیال این عمل بسیار واری
 نہ چند چشم طالب اے فقیر
 جہاں مثل سراب آنگاہ دارد
 ہر تقدیرے توانی کرد نادر
 ہمیں از نور ذات حق عیانے
 شنوے طالب باہوش و وانا
 زھر موئے ضیائے جلوہ آموز
 لطیف و الطف از ہر یک لطافت
 و گراں شغل غوثیہ عجیبست
 شوی مرد کمال آنگاہ محمود
 و گراں شغل جمالی کن تصور
 مرا این منکشف شد ذکر نادر
 بگفتن کشف قرآن ہم ضرورست
 ازین دار الغرور خود بروں تاز
 تفکر کن کہ ذکر یا مرادست
 بہ بحر نور حق این قطرہ آمیز
 ز نور حق منور بانیانے
 نشیند منتظر تا حق و ہداجر
 کہ بہ رخ اسم او گویند عای

شدہ ذکر ثلاثہ مغربے پوست
 بخواند اسم اعظم بعد تمام
 بخواند کلمہ سنی چار گزہ حرف
 بسے ظاہر ترازدے چوں بگویم
 سرش برود مگر سترے نکوید
 بوقت فجر خوش خواند نمازے
 چنان باذات اللہ گوید آں راز
 بوقت حاضری غائب شود جاں
 چنان عارف شود وقت ضرورت
 نشتر جائے خود گوید سلامے
 چنان در قلب خود گیرد شعورے
 بیوشد چشما در دل کند غور
 کند سیر مبارک عرش رحماں
 بگوید ای قدر آں اللہ اللہ
 نشتر ماند آنجا ربع و یکپاس
 چو وقت چاشت آنجا انتہا کرد
 نماز چاشت خواند نیک اسلوب
 ہماں شی کلمہ وہم چار وہ اسم
 شناسد آں نماز پنجگانہ

شگفتہ غنچہ مثل گل شود دوست
 بساحل میرد کشتی با آرام
 چو خورشیدے کہ بگدازد ہمہ برف
 جو عسارف تر غنی را نیویم!
 ہمیں مگر تر حق را نیک جوید
 بسنت فرض بس عجز و نیازے
 کہ خود را از میاں بیروں کند باز
 چو خود را گم کند حق یا بد انسان
 کہ داند آں ہمہ آداب صورت
 ز آداب و حیا ساز و تمائم
 کہ ہر چیزے بدل بنید حضورے
 چشد آب حیات از عشق فی الفور
 بیا بد و استحقاق با صدق ایقان
 نمازد خود بماند ذات اللہ
 رسد بر جائے حق بے وہم و وسوس
 شود سالک مکمل ہم جو انور
 ز کار دین و دنیا یشود خوب
 ہمیشہ خواں بسجدہ ہم ازین قسم
 بداند حاضر و مالک یگانہ

نسا زد ترک گاہے سنتِ عصر
 ز بعد عصر خاموشی گزیند
 شنو از گوش دل این رازِ حیا
 کنی گم خویش را اے مردِ عاقل
 بگوئید هر چه شیخ اورا نگہدار
 مراد من بیان شغل و تذکر
 وے تفہیم جز مرشد نیاید
 چو عارف کامل این شایہ را نماید
 مرا شیخ ست حضرت شاہ سلیمان
 ز خوش بختی مرا حاصل شد آن پیر
 شوم قرباں ز ذاتِ کامل انسان
 جناب شیخ بر حق راہ بنمود
 بنوشیدم ثریاے از لب یار
 انیس اظہر بیانش چو لب بیاید
 جناب غوث اعظم کرد دل شاد
 کنم خود را نثار اسم پاکش
 بدانی اسم او اسم الہی!
 بآں خیر الرسل صد یاد و دوسے

بروگوئے زمیڈاں صاحبِ فخر
 کہ تا شام از حضوری خوشہ چیند
 کہ در وسعِ حبیبیت از حق رمزینہا
 اگر خواهی شدن با ذاتِ واصل
 بنوش آب حیات اے مردِ ہشیار
 مشو غافل ز تقدیم و ز تاخیر
 بغیر از شیخ کامل فہم ناید
 فضولی ہائے جملہ در رہ باید
 ز حیوانے مرا کرد ست انسان
 ظہور ذاتِ حق از چہرہ اش گیر
 کہ رفتہ وہم غیریت ازین جاں
 انیس رازِ محبت یافتہ شود
 خمارش کرد بیخود رفت آثار
 چو مخفی ستر شد عارف نماید
 کہ این نصیحت مرا از لطف خود داد
 فداسازم دل و جاں زیر خاکش
 ثنائش چوں شود از ما کماہی
 بہ آل پاک و اصحاب شہودے

طریق سالک و عابد ز اشغال!
 عیاں کرد ست نوشتہ جملہ اعمال

خاتمہ

بحمد اللہ کہ پیاں شد رسالہ
 مبارک نام او شد شمس الوار
 ششم ماہ ربیع الثانی اے شاہ
 بخوبی زیور تکمیل پوشید
 ہر آنکو خواندایں را از اراوت
 شود در اولیا عالی مقامے
 ز توحید خدا نوشد شرابے
 شرافتے خادم آل محمد
 ز لطف حق بخوابد فیض سرمد

قطعة تبارخ طبع

نتیجہ فکر مولانا میر نذر علی درو کا کوروی کراچی

بانی سلسلہ نوشادی !
 گنج بخش اسم گرامی عالی
 دس سو چونسٹھ میں ہوئی انکی وفات
 گنج الاسرار ہے تالیف ان کی
 کیا مضامین ہیں سن لیں حضرت
 اور توحید و رسالت موضوع
 ہیں شریف ایک شرافت میں جو فر
 ان کی نصرت پر ہے حتی القیوم

ان کی تبلیغ خدا آگاہی !
 معرفت سے جو نہیں تھے خالی
 صاحب علم، طریقت سوغات
 فخر اسلاف ہے تصنیف ان کی
 درج ہیں اس میں تصوف کے نکات
 اب یہی پیش نظر ہے مطبوع
 دل میں رکھتے ہیں جو اللہ کا درو
 ہوئی اُردو ہیں، ہے شائع منظوم

طبع کا سال ہے - درو دل زار
 کہو - محزن احسان گنج الاسرار

۸۳ ۱۳
 کحل نصرت چھپی گنج الاسرار

قطعه تاریخ طبع

(از سید خورشید علی مہر تقویٰ جسپوری کراچی)

طبع چوں نسخہ گنج الاسرار شد در جہاں مژدہ تازہ مسموع گشت

مہر در سال طبعش نداشتند غیب گنج اسرار بے مثل مطبوع گشت

۱۹۶۳

ع

۵۴

۱۱۱

سادات نوشاہیہ کی کتابیں جو غیر مطبوعہ فلمی ہیں

ہر تہ ص ۵۵ سید شرف

- ۱۔ خزائن الاسرار ترجمہ چہار بہار۔ حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ (متوفی ۱۰۶۱ھ)
- ۲۔ ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر۔ (ارشادات نوشاہیہ)
- ۳۔ کلمات طیبات (ملفوظات نوشاہیہ) فارسی۔ ہزار کلمہ
- ۴۔ جواہر المسکون (شو کلمہ)
- ۵۔ لطائف الاشارات (چالیس کلمہ)
- ۶۔ جوامع الاسرار۔ حضرت سید حافظ محمد بن خوردار بحر العشق رحم (متوفی ۱۰۹۳ھ)
- ۷۔ حقائق الآثار۔ حضرت سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم رحم (متوفی ۱۱۲۶ھ)
- ۸۔ تذکرہ نوشاہیہ (فارسی) حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی رحم (متوفی ۱۱۷۳ھ)
- ۹۔ مجمع اللطائف (فارسی)
- ۱۰۔ شرح اسناد اربعین (فارسی)
- ۱۱۔ رسالہ سماع
- ۱۲۔ ترویج القلوب
- ۱۳۔ نور القیام فی المعروف فتاویٰ نوشاہیہ عربی حضرت سید حافظ نور الدین فرشتہ صفار رحم (متوفی ۱۲۲۹ھ)
- ۱۴۔ انشائے نور الد (فارسی)

۱۵۔ مصطاحات الصوفیہ (فارسی) حضرت سید حافظ نور الدین فرشتہ صفات (متوفی ۷۲۹ھ)

۱۶۔ حقائق نوریدہ -

۱۷۔ الروضۃ الزکیہ فی حقائق العلویہ - حضرت سید حافظ الی بخش مظہر حق رحم (متوفی ۷۵۳ھ)

۱۸۔ کبستان الادراد - حضرت سید حافظ قل احمد پاکزات نوشاہ ثانی (متوفی ۷۸۶ھ)

۱۹۔ ثمرات الافکار

۲۰۔ بحار العلوم

۲۱۔ کتاب الفوائد

حضرت سید حافظ محمد شاہ نیک اختر رحم (متوفی ۷۳۳ھ)

۲۲۔ مکتوبات محمد شاہی

۲۳۔ ملفوظات محمد شاہی (سر مکتوم)

۲۴۔ روز نامہ محمد شاہی

۲۵۔ فہرست تفسیر حسینی

اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی دام برکاتہ

۲۶۔ دیوان نوشاہی

۲۷۔ پنج گنج نوشاہی

۲۸۔ مکتوبات نوشاہی

۲۹۔ رقعات نوشاہی

۳۰۔ تفسیر نوشاہی (سورہ مزمل کی تفسیر)

۳۱۔ فیض محمد شاہی (ہزاروں صفحات کا مسودہ)

۳۲۔ رسالہ رفیع سیلابیہ

۳۳۔ رسالہ طاعون

۳۳۔ رسالہ انجواص

اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی دام برکاتہ

۳۵۔ گلستان سعدی کا ترجمہ پنجابی تحت اللفظ

”

۳۶۔ بوستان سعدی

”

۳۷۔ پندنامہ کریم سعدی

”

۳۸۔ نام حق۔ شرف بخاری

”

۳۹۔ پندنامہ شیخ عطار

”

۴۰۔ محمودنامہ

”

۴۱۔ لطائف گل شاہی

حضرت سید گل محمد بن سید عصمت اللہ بخورداری (متوفی ۱۱۷۰ھ)

۴۲۔ بیاض قادری

حضرت سید غلام قادر بن سید عبداللہ (متوفی ۱۲۰۹ھ)

۴۳۔ شجرہ شریف نوشاہی

سید پیر محمد بن سید فضل عالم ہاشمی (متوفی ۱۲۳۱ھ)

۴۴۔ قصہ ہلال و ملنگ

۴۵۔ مناقبات نوشاہیہ

حضرت سید عمر بخش بن سید محمد بخش بر خورداری سولنگی متوفی ۱۲۳۱ھ

۴۶۔ بخشیش گدا

”

۴۷۔ قصہ سستی پنوں

سید کرم اکبری بن سید فاضل شاہ بر خورداری

۴۸۔ کلیات سید کرم اکبری

”

۴۹۔ صداقت نوشاہی (سیرفی)

سید غلام احمد کاتب بن سید فاضل شاہ بر خورداری

۵۰۔ کلیات کاتب

”

۵۱۔ کنز القوائد (ملفوظات نوشاہی) مولانا سید ابوالرضا بشیر احمد بشار نوشاہی بر خورداری

۵۲۔ ختمات القرآن

”

۵۳۔ صد ختم کلام اللہ شریف

”

سید شرافت کی غیر مطبوعہ کتابیں

تاریخ کی کتابیں

شریف التواریخ ۳ جلدیں

جلد اول تاریخ الاقطاب

جلد دوم طبقات النوشاہیہ

جلد سوم تذکرۃ النوشاہیہ

تاریخ عباسی

تاریخ سہیل (غرائب الاقوال)

طراز الاولیا (عربی)

تذکرہ نوشاہ عالیجاہ

مقامات بر خوردارہ

کاشرا مجال

حیات ربانی

صحیفہ نور

کلید بخشش

نوشاہ زمان

مرآة الامین

تذکرہ محمد شاہی

تحقیق الاخبار (حیات سچیار)

جواہر نوشاہیہ

تذکرہ میر نواب

یاران شرافت

تذکرۃ المحدثات

مناقب کی کتابیں

الاستنباہ فی القاب النوشاہ فارسی

النظائر والاشباہ فارسی فی مناقب اولاد النوشاہ

الیواقیت و المرجان فی مناقب الشیخ عبدالرحمن فارسی

قطاس القادریہ بموازنتہ قطاس النقشبندیہ فارسی

خصایص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ

تصوف کی کتابیں

جواہرات ترجمہ کلمات طیبات

ہدایت السالکین (معمولات نوشاہی)

ضیاء العارفین (مجالس نوشاہی)

کنز المعرفت (ملفوظات نوشاہی)

کلمات قدسیہ (فیض نقشبندیہ)

فیض چشتیہ (فارسی)

برکات اللجوب فی زیارۃ السالک والمجذوب

گوہر آبدار -

شرعی مسائل کی کتابیں

مرآة الجنان فی حدیث سید الانس والجان (حدیث)

صحیفہ مسائل (شاہدیت)

الوارثیہ الی آثار السعادت (مسئلہ سیادت)

سیارۃ العلویہ (مسئلہ اثبات سیادت علویہ)

تحفۃ المجہین فی جواز سماع الاحادیث (مسئلہ سماع)

جواز السجود التحیتہ من حضرت مشائخ المجدوید

(مسئلہ سجدہ تعظیم)

سفر ناموں کی کتابیں

حدائق الانوار فی زیارت السادات الابرار -

(سفر نامہ ادنیج مبرکہ)

ضیافتہ الاحباب فی سفر الخشاب

ثبات الایقان فی سفر الملتان -

سیر و سیاحت (فارسی روزنامہ)

اوراد و عملیات کی کتابیں

درتیم فی فضائل بسم اللہ الرحمن الرحیم (عربی)

صلوۃ الحسنی (عربی)

افضل الاعمال

زاد العالمین (عملیات شرافت)

طریق الصالحین (عملیات شرافت)

تحفۃ محبوب

ظہور الانوار فی زیارۃ النبی المختار

مکتوبات کی کتابیں -

یاوگار محبوب	(شاہد سے خط و کتابت)
فروغ النجمن	(اراکین النجمن سے خط و کتابت)
مقالات نورانی	(سرور کیانی سے خط و کتابت)
مراسلہ العظیم	(سلیم لاہوری سے خط و کتابت)
کتاب المسطور	(طوہر قریشی سے خط و کتابت)
مکاتیب الاطہر	(مسٹر اختر سے خط و کتابت)

مناظرہ کی کتابیں -

مرآة الحق	(مسئلہ فاتحہ خلع الامام کے متعلق)
ظفر حنفیہ بر جماعت قادیانیہ	
سجادہ نشین	(بجواب النیابت)

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوشاہیہ، ساہن پال شریف
ڈاکخانہ، ٹھٹھہ، عالیہ ضلع جکڑ

گنج الاسرار

مُصَنَّفٌ لِّمَوْلَانَا شَيْخِ الْإِسْلَامِ وَرَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ
مُصَنَّفٌ لِّمَوْلَانَا شَيْخِ الْإِسْلَامِ وَرَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ

مُصَنَّفٌ لِّمَوْلَانَا شَيْخِ الْإِسْلَامِ وَرَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ